سلسلۂ انجمن ترقی اردو نمبر (۵۵)

جنگ نامۂ عالم علی خاں

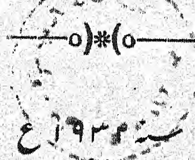
مصنفۂ

غضنفر حسین مرحوم

(جس میں نواب آصف جاہ نظام الملک مرحوم اور عالم علی خاں صوبہدار دکن کی جنگ کا حال نظم کیا گیا ہے)

مرتبہ

مولوی عبدالحق صاحب، بی - اے آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو و اڈیٹر اردو



سنہ ۱۹۳۳ع

به اہتمام محمد صدیق حسن انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن کے مطبع میں چھپ کر شائع ہوا

پہلی دفعہ ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد غیر مجلد ۶ آنے

قواعد و ضوابط

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

(۱) سر پرست وہ ہوں گے جو پانچ ہزار روپے یک مشت یا پانسو روپے سالانہ انجمن کو عطا فرمائیں —

(ان کو تمام مطبوعات انجمن بلاقیمت اعلیٰ قسم کی جلد کے ساتھہ پیش کی جائیں گی)

(۲) معاون وہ ہوں گے جو ایک ہزار روپے یک مشت یا سالانہ سو روپے عطا فرمائیں گے - (انجمن کی تمام مطبوعات ان کو بلا قیمت دی جائیں گی)

(۳) رکن مدا می وہ ہوں گے جو ڈھائی سو روپے تک یک مشت عطا فرمائیں گے —

(ان کو تمام مطبوعات انجمن مجلد نصف قیمت پر دی جائیں گی)

(۴) رکن معمولی انجمن کے مطبوعات کے مستقل خریدار ہوں گے جو اس بات کی اجازت دیں گے کہ مطبوعات انجمن کی طبع ہوتے ہی بغیر دریافت کئے بذریعہ قیمت طلب پارسل ان کی خدمت میں بھیج دی جائیں - (ان صاحبوں کو تمام مطبوعات پچیس فی صدی قیمت کم کرکے دی جائیں گی)

مطبوعات میں انجمن کے رسالے بھی شامل ہیں

(۵) انجمن کی شاخیں یعنی اردو کتب خانے وہ ہیں جو انجمن کو یک مشت سوا سو روپیہ یا بارہ روپے سالانہ دیں (انجمن ان کو اپنی مطبوعات نصف قیمت پر دے گی)





جنگ نامۂ سید عالم علی خاں

فرخ سیر کے عہد سے لیکر محمد شاہ بادشاہ کے کچھ زمانے تک سید عبداللہ خاں (قطب الملک) اور سید حسین علی خاں (امیر الامرا) سادات بارہ سلطنت کے مالک و مختار تھے - یہ بادشاہ گر تھے اور بادشاہ ان کے ہاتھ میں کٹ پتلی تھے - نواب نظام الملک (آصف جاہ) سے ان کی ان بن ہوگئی تھی - اس لئے دربار شاہی سے دور رکھنے کے لئے رفیع الدرجات کے عہد میں ان کو صوبہ داری مالوہ پر مامور کیا گیا - نظام الملک بہادر نے انکار میں مصلحت نہ دیکھی اور بادل ناخواستہ تعمیل حکم کی اور وہاں کے نظم و نسق میں مصروف رہ کر اس خطے کو مفسدوں سے پاک کیا - چونکہ سادات کو نظام الملک بہادر کے بڑھتے ہوئے اقتدار اور کثرت فوج کی وجہ سے اندیشہ ہوگیا تھا ، حسین علی خاں نے نظام الملک کو لکھا کہ دکن کے صوبوں کے انتظام کے لئے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم صوبۂ مالوہ میں رہیں آپ اپنے لئے

اکبر آباد، الہ آباد، ملتان، برھانپور کے صوبوں میں سے کوئی ایک صوبہ انتخاب کر لیں۔ نظام الملک اس سے بہت مکدر ہوے اور اس کا جواب کسی قدر درشتی کے ساتھہ دیا۔ امیر الامرا اور قطب الملک نے نظام الملک کے وکیل کو خلوت میں بلا کر سخت سست کہا۔ جب اس کی خبر نظام الملک کو پہنچی تو وہ آمادۂ پیکار ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ اس میں محمد امین خاں کے توسط سے شاہی اشارہ بھی تھا۔ غرض انہوں نے اپنے رفقا کو ساتھہ لیکر دکن کی جانب کوچ کیا اور نربدا کو عبور کیا۔ (وسط جمادی الاخر سنہ ۱۱۳۲ ھ مطابق مئی سنہ ۱۷۲۰ ع)۔ جب امیر الامرا کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے دلاور علی خاں بخشی، راجہ بھیم سنگھہ اور راجہ گیجک سنگھہ (ضلعدار) کو نظام الملک کے تعاقب کے لئے بھیجا۔ نظام الملک کا ستارہ عروج پر تھا قلعۂ اسیر اور قلعۂ برھانپور بغیر جنگ و جدال کے ہاتھہ آئے اور انور خاں صوبیدار برھانپور اور عوض خاں صوبیدار برار اور رنبھا سردار مرہٹہ اور بہت سے زمیندار اور پٹھان اُن کے شریک حال ہوگئے۔ جب دلاور علی خاں کا لشکر کوچ کرتا ہوا برھانپور سے جانب مشرق چودہ کوس پر پہنچا تو نظام الملک نے اپنا لشکر اس کے مقابلے کے لئے غیاث خاں کی سرکردگی میں روانہ کیا۔ لڑائی میں دلاور علی خاں اور اس

کے دونوں راجہ رفیق مارے گئے (۱۹ جون سنہ ۱۷۲۰ ع) ۔

سید عالم خاں بارہ جس کی عمر بیس سال کی تھی (دیکھو شعر ۴۶) فرخ سیر کے وزیر سید عبداللہ قطب الملک کا بھتیجا اور متبنیٰ تھا - وہ اپنے دوسرے چچا سید حسین علی خاں کے دہلی چلے جانے پر (دسمبر سنہ ۱۷۱۸ ع) دکن کے چھے صوبوں کا صوبیدار یا نائب صوبیدار مقرر کیا گیا تھا (شعر ۳۶) - اسے نظام الملک کے مقابلے کے لئے احکام پہنچے تو وہ فوج لے کر فردا پور میں جو اورنگ آباد سے ۶۰ میل کے فاصلے پر برہانپور اور اورنگ آباد کے درمیان واقع ہے ' خیمہ زن ہوا - نظام الملک برہانپور سے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے - جب نظام الملک کے لشکر نے دریائے پورنا سے عبور کیا (۲۰ جولائی سنہ ۱۷۲۰ ع) تو عالم علی خاں ۵ شوال سنہ ۱۱۳۲ ھ کو مع اپنے رفقا مشہور خاں (دیکھو شعر ۳۱۶) ' غالب خاں (شعر ۲۵۳ ' ۳۰۵) ' عمر خاں (شعر ۱۹۸ ' ۲۹۳ ' ۳۷۴) میتھے خاں (شعر ۱۹۸ ' ۲۵۳ ' ۳۵۷) محمدی بیگ (شعر ۱۹۸ ' ۲۵۴) ' امین خاں (۱۲۵ ' ۲۵۶ ' ۲۵۹) غیاث الدین خاں ' خواجہ رحمت اللہ ' فدوی خاں وغیرہ اور سرداران دکن و مرہٹہ مقابلے کے لئے آگے بڑھا - نظام الملک نے رحمت خاں کو اپنے فرزند غازی الدین خاں کی معیت میں ہراول کیا اور عبدالرحیم خاں '

رعایت خاں ، غیاث خاں ، اختصاص خاں وغیرہ کو میمنہ و میسرہ پر مقرر کرکے خود مع عوض خاں قول لشکر میں متمکن ہوے —

عالم علی خاں بڑی مردانگی اور شجاعت سے لڑا اور اگرچہ اس کا سارا بدن زخموں سے چور تھا مگر اُس کا ہر قدم آگے ہی بڑھتا تھا - آخر اسی طرح لڑتے لڑتے یہ بہادر نوجوان اس دنیا سے کوچ کر گیا —

اس کے بعد سیدوں کے خاندان نے دولت آباد میں پناہ لی (دیکھو شعر ۴۰۱) خافی خاں کی تاریخ سے اس کی تصدیق ہوتی ہے -

مجھے اس جنگ نامے کے تین نسخے دستیاب ہوے - ایک نسخہ میرا ذاتی ہے اسے (ا) سے تعبیر کیا گیا ہے - دوسرا نسخہ مجھے مولوی عبدالحمید صاحب وکیل کلکٹر نے عنایت فرمایا جو (ب) سے موسوم ہے - اور تیسرا وہ نسخہ ہے جو مسٹر ولیم آرون (William Irvine) نے مہاراجہ بنارس کے کتب خانہ سے حاصل کیا اور رسالہ انڈین اینٹی کیوری (Indian Antiquary) بابت ماہ جنوری و مارچ سنہ ۱۹۰۶ع میں مع انگریزی ترجمے کے شایع کیا - یہ نسخہ (ج) ہے —

مسٹر آرون کا نسخہ اول و آخر سے ناقص ہے - عبدالحمید صاحب کے نسخے میں شروع کے کچھہ اشعار غائب ہیں - میرا نسخہ مکمل ہے اور اس کی ترتیب اور تحریر دوسرے نسختوں سے بہتر ہے - اس لئے میں نے اس نسخے کو بنیاد

قرار دیا ہے - البتہ دو ایک جگہہ ایک ایک مصرع غائب ہے اور بعض مقامات پر کوئی کوئی لفظ رہ گیا ہے - کہیں کہیں مصرع پورا کرنے کے لئے قیاس سے جو لفظ بڑھا دئے ہیں انہیں قوسین میں لکھہ دیا ہے - دوسرے نسخوں سے مقابلہ کر کے اختلاف نسخ بھی ظاہر کر دیا ہے - تینوں نسخوں میں اشعار کی کمی بیشی بھی پائی جاتی ہے - جو اشعار نسخہ (ا) میں نہیں اور دوسرے نسخوں سے اضافہ کئے گئے ہیں ان پر علامت X لگا دی گئي ہے اور جن اشعار پر یہ X نشان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دوسرے نسخوں میں نہیں ہیں —

مسٹر ولیم آرون نے اس کا مصنف " سودشت " بتایا ہے - انہیں اپنے نسخے کے ایک شعر سے دھوکا ہوا ہے - ملاحظہ ہو شعر ۳۱۴ ان کے نسخے میں اس شعر کا دوسرا مصرع یوں ہے —

سو دشتا یہ کیا کیا ستم ہائے ہائے

" سود شتا " الف ندائیہ اور " سودشت " تخلص قرار دیا ہے -

یہ صحیح نہیں ہے یہ لفظ " دستا " ہوگا کاتب نے غلط لکھہ دیا -

دوسرے نسخوں میں یہ مصرع اس طرح ہے —

سو ایسا ستم پو ستم ہائے ہائے

یا یہ ممکن ہے کہ ایسا کو کاتب دشتا لکھہ گیا - کاتبوں سے یہ بعید نہیں - اب انہیں یہ فکر ہوی کہ اس نظم میں فارسی عربی

کے لفظ بکثرت ھیں یہ ضرور کسی مسلمان کی
لکھی ہوی ھے اور " سردشت " ھندی لفظ ھے
تو انھوں نے یہ تاویل کی کہ اکثر مسلمان مصنف
جب کوی چیز ھندی میں لکھتے تھے تو اس
میں تخلص بھی ھندی رکھتے تھے ——
آرون صاحب کے منشی نے مصنف کو پنجابی
بتایا ھے مگر خود وہ اسے بالائی دوآب کا خیال
کرتے ھیں جہاں کے سادات بارہ رھنے والے تھے -
لیکن اندرونی شہادت پر غور کرنے کے بعد انھوں
نے یہ قیاس قائم کیا کہ مصنف دکنی ھے اور
چونکہ ولی اس زمانے میں زندہ تھا اور ۱۱۳۲ ھ
میں دھلی میں تھا اور یہ واقعات بھی اسی
سنہ میں واقع ہوے اس لئے غالباً اس کا
مصنف ولی ھے -
مسٹر آرون کا یہ قیاس بالکل صحیح ھے کہ
مصنف دکنی ھے، زبان صاف بتاتی ھے - لیکن
مصنف کے متعلق ان کا قیاس غلط ھے - اس
میں وہ مجبور تھے وہ اپنے نسخے کو کامل سمجھے
ہوے تھے، حالانکہ آخر سے کئی شعر غائب تھے -
مصنف نے خود آخر میں اپنا نام بتادیا ھے -
اگر یہ شعر ان کے نسخے میں ھوتا تو انھیں یہ
الجھن نہ ھوتی ——
یہ نظم تاریخی حیثیت رکھتی ھے - اس
میں جو نام اور سنین آئے ھیں وہ تاریخ کے رو
سے بالکل صحیح ھیں - مصنف کو عالم علی خاں
سے ھمدردی معلوم ھوتی ھے - اور وہ حق

بجانب ہے۔ اس سن میں جس دلیری اور جرأت سے لڑ کر اس نے جان دی ہے وہ بے شبہ قابل تعریف ہے۔ یہاں تک کہ نظام الملک کے طرفدار مورخوں نے بھی اس کی بہادری کی تعریف کی ہے۔ نظم سادہ ہے اور کہیں تصنع اور تکلف سے کام نہیں لیا۔ بعضے اشعار موثر بھی ہیں خصوصاً جب عالم علی خاں ماں سے میدان جنگ میں جانے کی اجازت مانگتے ہیں اور رخصت ہوتے ہیں یا جب عالم علی خاں کے مرنے کی خبر آتی ہے اور ماں اس کا ماتم کرتی ہے —

عبدالحق

یافتاح بخشندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) اول حمد واجب ہے کرتار کا
دو عالم کے وارث خریدار کا
(۲) قضا اور قدر جس کے ہے ہاتھہ میں
نہیں شک شبہہ کچھہ کسی بات میں
(۳) حکم ہات اوس کے ہے حاکم ہے وہ
سگل عیش و عشرت کا عالم ہے وہ
(۴) نرنجن قرا دھار سبحان ہے
خداوند برحق مہربان ہے
(۵) ہے خاوند قدرت کا قادر ہے وہ
نہیں دور ہر حال حاضر ہے وہ
(۶) کہ دیدے سرو پاے جلوہ سپہر
دیوے راج سر پر رکھے تاج سر
(۷) اچھے کس کوں حافظ رکھے برقرار
خطا بخش مہرباں پروردگار
(۸) خرابی میں جس کے اشارہ کرے
اُوسے ایک پل میں آوارہ کرے
(۹) کرے لطف کی جس کے اوپر نظر
دیوے راج سر پر پھراوے چھتر
(۱۰) کرے ملک سب اس کو تسخیر میں
گنہاوے حکومت کی زنجیر میں
(۱۱) رکھے عمر دولت کا روشن چراغ
کرے دل کوں ہر غم سوں اوس کے فراغ

شروع کے بیس شعر نسخہ (ب) سے لئے گئے ہیں نسخہ (ا) میں یہ موجود نہیں نسخہ (ج) میں بھی ابتدائی حصہ غائب ہے اور ۴۴ ویں شعر سے شروع ہوتا ہے

(۱۲) رکھے رنگ قدرت کا انسان میں
مکرم کیا اس کوں جس شان میں

(۱۳) جو کچھہ کھیل کھیلے سزاوار ھے
مزاحم نکوی اس کا اظہار ھے

(۱۴) کیا کن کے کہنے میں سارا ظہور
کفر ہور اسلام ظلمات نور

(۱۵) جوواقف ھے وحدت کے میدان کا
ھے غالب دو عالم کے میدان کا

(۱۶) لیجانے لگے جس نے ایمان کوں
مسلط کرے نفس شیطان کوں

(۱۷) رکھے تابہ اوس کوں گمراہ کر
سعادت کے راھاں سوں بیراہ کر

(۱۸) اچھے بے خبر حق سوں بد حال میں
گرفتار دنیا میں جنجال میں

(۱۹) نجانے خدا کوں نجانے رسول
کرے عاقبت اپنی سب خاک دھول

(۲۰) اوسے ھے خبر جس کوں محرم کیا
دنیا کی محبت سوں بے غم کیا

(۲۱) یودوگھر(ن)شیران(ن)کوں‌سرکھاےھیں
اتک‌اس کے پھاندے میں پچتاے ھیں

(۲۲) غنیمت سمجھہ عمر کیا شور ھے
انکھیاں کھول کر دیکھہ اڈگے گور ھے

(۲۳) یو دھن مال آخر کوں رہ جائیگا
جو کچھہ یہاں کیا ھے سو واں پائیگا

---

(۲۱) (ن) - ھے (ن) - شیرن کے

س شعر
ب) سے
، نسخہ
م، جون
ہ (ج)
بتدائی
ب ھے
یں شعر
وتا ھے

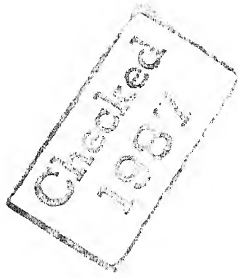
در نعت محمد مصطفیٰ علیه السلام

(٢٤) محمد نبی پر درود اور (ن) سلام
(ن) جتنے اهل اصحاب سب پر مدام
(٢٥) شفیع هے خلائق کے کردار کا
مقرب خدا کے سو دربار کا
-|- (٢٦) اول هیں ابابکر روشن هلال
صدق اور بزرگی میں هیں بے مثال
+ (٢٧) دوجے هیں عمر یار صاحب وقار
که دائم نبی سوں رهے یار غار
-|- (٢٨) تیجے یار عثمان اهل جناں
جنو کیا جمع سارا قرآن
-|- (٢٩) که چوتھے علی شاه دلدل سوار
جنو نے کی کمر میں رهی ذوالفقار
-|- (٣٠) سبھی چار یاراں میں اهل قدر
حشر کے هیں مسند کے صاحب صدر
(٣١) زهے پنجتن هیں خدا کے ولی
هراں سو هوا دین روشن جلی
(٣٢) کہا یوں حکایت غنیمت بیاں (ن)
سنو جان دل سے تمہیں بے گماں

---

(٢٤) و $\frac{\text{ں}}{\text{ب}}$ · $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ جتے آل اصحاب پر نت مدام

(٣٢) ($\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$) سنو اس حکایت کا کیا هے بیاں



(۳۳) عزیزاں ! یو قصہ ھے طوفان کا
اس عالم علی صاحب شان کا
(۳۴) قضا نے سو ھر حال آخر زماں
کہے ھیں نبی سوچ ھستا عیاں
(۳۵) عزیزان یو سب ھیچ در ھیچ ھے
یو قصہ عجب پیچ در پیچ ھے
(۳۶) سنو دوستاں ! ابتدا جنگ کا
زمانے کی گردش و نیرنگ کا
(۳۷) ھے عالم علی سید نام دار
دکھن کے چھ صوبوں میں صاحب مدار
X (۳۸) نہ دشمن کسی کا نہ کس سوں فساد
و سید جوان مرد عالی نژاد
(۳۹) رھے شہر میں صوبہ داری کرے
تماشے کوں سواری شکاری کرے
X (۴۰) رھے رات دن سب سے اخلاص سوں
نہ دھوکا دھمک کس کے وسواس سوں
(۴۱) نپٹ خوب صورت و صاحب جمال
کہ دنیاں میں کوئی نہیں اوس کے مثال(ن)
(۴۲) عجب قد و قامت بڑی بہار کا
نہ راضی اتھا کس کے آزار کا
(۴۳) لٹکتا چلے جب نکل ناز سوں
امیری کے پوشاک اور ساز (ن) سوں

---

(۴۱) ن/ب کہ ثانی نہیں کوئی اسکے مثال -

(۴۱) ن/ب هور شان -

(۴۴) دسے کل پیاراں میں پیارا لگے (ن)
چلن چال اوس کا سو نیارا لگے
(۴۵) جوانی میں (وہ) ریش آغاز تھا
فہنی عمر میں صاحب راز تھا
(۴۶) بڑا قد دسے جوں برس تیس کا
ولے عمر تھا بیس اکیس کا
(۴۷) رہے سب سوں هل مل کے آرام سوں
نہیں کام کچھہ صبح اور شام سوں
(۴۸) یکا یک خبر آشکا را هوا
گھر سے گھر یو غل اور پکارا هوا
(۴۹) که لے کر نظام الملک فوج سات
چل آتا هے سیدها دکھن کیچ بات
(۵۰) سو ایتے میں آ کوئی خبر یوں دیا
که اوترا نظام الملک نربدا
(۵۱) تمن سات هے جنگ هشیاری کرو
لڑائی کی بیگی تیاری کرو
X (۵۲) سنا هور رہا دل میں اپنے عجب
لڑائی همن سات کیا هے سبب
(۵۳) هوی بات سید پہ تحقیق جب
بلا بھیج ارکان دولت کوں سب

---

(۴۴) ن/ب شکل جس کی نما روں سیں نهارا لگے
چلن چال سگلیاں بھی نهارا لگے

(۵۴) دعایاں اسم سب پڑھانے لگے(ن)
کہ نذراں بزرگاں چڑھانے لگے

X (۵۵) پکانے لگے ہر جنس کے طعام
کھلانے لگے دم بدم صبح شام

(۵۶) ہتی هور گھوڑے تصدق دیے (ن)
جو کچھ لازماں تھا یو سب کچھ کئے

(۵۷) تصدق دعا یاں اتارن لگے
روپے اشرفیاں اتارن لگے (ن)

(۵۸) جہاں (لگ) قطب غوث اور پیر تھے
جہاں لگ ولی خاص گنبهیر (ن) تھے

(۵۹) جہاں لگ جو کوئی صاحب هوش تھے
زمانے کی گردش (ن) کے سرپوش تھے

---

(۵۴) ن/ب نذر جا بجا جب چڑھانے لگے
دوعایاں اسم تب پڑھانے لگے

(۵۶) ن/ب ہتی اونتھ گھوڑے تصدق کئے
جوکچھ جگ میں کرناسوان سب کئے

(۵۷) ن/ج روپے خوان بھر بھر کے وارن لگے

(۵۸) ن/ج خبیر

(۵۹) ن/ب ج آفت

X ب(۶۰) جہاں لگ مقرب تھے درگاہ کے
جہاں لگ ولی خاص اس راہ کے (ن)
(۶۱) مدد مانگ سب (ن) سوں کیتا سوال
جہاں لگ قلندر تھے اہل کمال
(۶۲) میں فرزند علی کا ھوں آل رسول
کرو عرض میری تم اپنی قبول (ن)
(۶۳) پڑی ھے مجھے آ کے مشکل محال
تمہیں مل کے سب لیو مجکوں سنبھال
(۶۴) رکھو لاج مردوں کے میدان میں
اچھے جان جب لگ میری جان مھں (ن)
(۶۵) خدا باج نا کوئی مجھے یار ھے
اسی کے کرم کا مجھہ آدھار ھے
(۶۶) بلا پھر نجومی کُھلایا نجوم
کہو غلغہ کیا ھے کیا دھام دھوم (ن)

---

(۶۰) ن/ج — جہاں تک جوتھے خاص اس راہ کے

(۶۱) ن/ب ج — سکلیاں

(۶۲) ن/ب ج — کرو عرض میرا تم اتنا قبول

(۶۴) ن — اچھے جھو ...... الخ
ب — ن/ج — اچھے جان جب تئیں الخ

(۶۶) ن/ب ج — کہو کیا ھے یہ غلغہ کیا ھجوم

(۶۷) کہو دن یو کیا ہے ستارہ ہے کون (ن)
فتم کس کی ہے اور آوارہ ہے کون

X (۶۸) وو آیا ہے کیوں کس طرف چال ہے
کہو عاقبت کوں سو کیا حال ہے

X (۶۹) ہے غالب ہمنا پر یا مغلوب ہے
سنا دو شتابی جو کچھہ خوب ہے

(۷۰) اچھے کا رمل میں سو سب بول دیو
بھلا اور برا ایک بیک کھول دیو

Xب (۷۱) نوازونگا تم کوں کرونگا نہال
اڑھاؤنگا تہنا دوشالے و شال

(۷۲) کہے تب نجومیاں نے سب خیر ہے (ن)
ستاروں کی گردش کا تک پھیر ہے

(۷۳) یقیں ہے ہمن کوں فتح پاؤگے
فتح پاکے بیگی سوں پھر آؤگے (ن)

(۷۴) پوچھا بات بعضے فقیر ان بلا
تمھاری اس بات میں کیا صلا (ن)

---

(۶۷) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ کہو دن ہے کیسے ستارہ ہے کون

(۷۲) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ کہے سب نجومیاں نپٹ خیر ہے

(۷۳) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ فتح پا کے بیگی سوں گھر آؤگے

(۷۴) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ سلا

(۷۵) کہے سب فقیراں سن اے نواب (ن)

شہر چھوڑ جانا نہیں ہے ثواب

(۷۶) نجومی کہے ہیں خوش اس کی بات

کہاں علم کامل ہے ان بیچ (ن) ھات

(۷۷) نہ امراو کوئی صاحب فوج ہے

سپاہی نہ کوئی صاحب اوج ہے (ن)

(۷۸) نوی فوج لشکر نوا ہے (ن) سپاہ

دغا ہے دغا ہے دغا خواہ مخواہ

(۷۹) اتھے بول یاراں سبھی اور شاہ

یو کیا باب ہے تمنا بوجھو صلاح

X (۸۰) اچھیں خیر خواہی میں مستقیم

اوسے بس کفایت کریگا غنیم

---

(۷۵) $\frac{ن}{ب}$ کہیں تب فقیروں نے سن اے نواب

شہرچھوڑ جانے میں نہیں کچھ صواب

(۷۶) $\frac{ن}{ب}$ کہو ان کے

(۷۷) $\frac{ن}{ج}$ شتابی کے کرنے میں کیا بوجھ ہے

(۷۸) $\frac{ن}{ب\ ج}$ کل

(۸۱) سپاهی نجانوں (ن) که کل باگ هیں
صف جنگ سیں ایک سوں (ن) یک آگ هیں

(۸۲) سکت کیا جو کوئی روبرو هوسکے (ن)
زمین چهاند کے کوئی نه هرگز تلے

(۸۳) شجاعت سیں (ن) یک زور (ن) بازوکریں
پہاڑاں اچهیں تو (ن) تر ازو کریں

(۸۴) که یو فوج هے آج دشمن شکن
اگر هوے جمع هند سارا دکهن (ن)

(۸۵) کریں تل اوپر مار تلوار سوں
سگل فوج لشکر کے سردار کوں (ن)

---

(۸۱) ن/ب نه هو جو
ن/ب سے ، ن/ج تیں

(۸۲) ن/— سکت کیا جو کوئی روبرو هو کهڑا
ج کهڑا هو تو چهڑیوں سیں دینگا اُڑا

(۸۳) ن/ب سوں ، ن/ج تیں
ن/ب گر ج

(۸۴) ن/ج اگر هو جمع هند ، اگر سبهه دکهن

(۸۵) ن/ب سگل فوج اور ان کے سردار کوں

X (۸۶) لڑیگا وو هی مرد میدان میں
شجاعت هے جس مرد کی شان میں

X (۸۷) قدیموں کی اپنے کرو دلبری
یو هے بات بھاری نہیں سرسری

(۸۸) قدیماں کا اس واسطے مان هے
سمجھیا هے وو جس میں کچھہ گیان هے

(۸۹) رهے هو کے تم شاه اندیشه ناک (ن)
تمہارا هے حافظ وواب ذات پاک

(۹۰) یوں ڈر(ن) دل میں مت لاؤ(ن) اس بات کا
بھروسه هےن کوں هے اس سات کا (ن)

(۹۱) فتح هے فتح پر فتح کار هے (ن)
عزیزاں تمہارا خدا یار هے (ن)

(۹۲) کہے سن کے نواب نے ایتی (ن) بات
که مرنا و جیونا هے سب رب کے هات

---

(۸۹) ن/ج رهے شاه تب هو کے الخ
تمہارا هے حافظ و هی ذات پاک

(۹۰) ن ۱/ برا ن ۲/ لیتا
ن/ب بھروسه نہیں هم(ج) کوں اس سات کا
ن/ فتح هی فتح پن بڑا مار هے

(۹۱) ن/ب فتح(ج) هی فتح هے میری یار هے

(۹۲) ن/ب ج اتنی

(۹۳) جو یاری دے ھمذا نکل جاے گا (ن)
جئے لگ وو دنیاں میں پچتاے گا
(۹۴) مجھے عار ھے عار انکار ھے
که تحقیق مرنا سزا وار (ن) ھے
(۹۵) کروں گا جوکچھه مجهه سوں هوآوے گا
یہی نام مردوں کا رہ جائے (ن) گا
(۹۶) نگاہ داشت کی خوب کرنی کئے (ن)
نکلنے کی بیگی اوتاولی کئے
X (۹۷) کسب چھوڑبہوتوں نے گھوڑے لئے
سپر دا تک بہوتوں نے توڑے لئے
X (۹۸) یونہی دیکھنے کے لڑن ھار نہیں
یو ھے مارکا * سخت بیوہار نہیں
(۹۹) کرو گے جو کچھه سو سمجهه کر کرو
ھماری نصیحت یو دل میں دھرو

---

(۹۳) ن/ج جو بازی دی ھمنا کوں مل جاے گا
جئے تک وہ دنیا سوں بچ آے گا

(۹۴) ن/ج سو یک بار

(۹۵) ن/ب یہی نام دنیاں میں رہ جائے گا
اندیشه سوں کل دل کو خالی کیا
(۹۶) ن/ب که چلنے کی بیگی شتابی کیا
(۹۸) * معرکه

(۱۰۰) اٹھے بیگ بیگی سوں گھر میں گئے
ادب سوں کھڑے پاس ماں کوں کہے

(۱۰۱) کہ تم ماں میں فرزند بڑےمان کا (ن)
بڑے پیار (کا) ھور بڑے(ما) ن کا

(۱۰۲) سنو تم کہ دلی بہت دور ھے
ھمارا اسم جگ میں مشہور ھے

(۱۰۳) نظام الملک کی خبر ھے گرم
نہیں اب تو رھتی نہ دستی شرم

(۱۰۴) حکم ھووے تو بہار ڈیرا کروں
برھان پور لگ ایک پھیرا کروں

(۱۰۵) میں پوتا ھوں اس شیر مردان کا
ھوں فرزند نور الدین علی خان کا

(۱۰۶) مجھے بیٹھنا شہر (ن) میں ننگ ھے
اگر آج رستم ستی جنگ ھے

(۱۰۷) یو سن کے کہیں گے سو قطب الملک (ن)
دکن میں گیا تھا نظام الملک

(۱۰۸) یو سن کے تعجب کریں گے نواب
کہ فرزند عالم علی کامیاب

---

(۱۰۱) $\frac{ن}{ب}$ تھی ماں میں فرزند ھوں لاڑ کا
بڑے مان کا ھور بڑے پیار کا

(۱۰۶) $\frac{ن}{ب}$ رھنا بڑا $\frac{ن}{ج}$ بیٹھ رھنا بڑا

(۱۰۷) $\frac{ن}{ب}$ ھنسیں گے مجھ اُپر آں قطب الملک

(۱۰۹) ترا جیو کوں اور نکل نا سکا
شجاعت کا ناموس کچھہ نا رکھا (ن)

(۱۱۰) دنیاں میں دوبارا کچھہ آنا نہیں
یو دنیا جنم لگ تھانا (ن) نہیں

(۱۱۱) اگر ھے حیاتی تو پھر آویں گے
فتح پا کے پھر موہ کوں دکھلائیں گے (ن)

(۱۱۲) اپس دل میں ھمنا بسارو (ن) نکو
دعا میں اچھو' نت بسارو نکو

(۱۱۳) پکڑ ھات سونپو خدا اونہ کوں
رھو عیش آرام (ن) آننہ سوں

(۱۱۴) کہی ماں نے کیوں کر رضا دیوں تجھے
دکھن میں تیرے باج نہیں کوئی (ن) مجھے

---

(۱۰۹) ن/ب نا کیا

(۱۱۰) ن/ج ٹھکانا

(۱۱۱) ن/ج فتح ھو تو مکھہ آکے دکھلاویں گے

(۱۱۲) ن/ج اتارو

(۱۱۳) ن/ج و

(۱۱۴) ن/ج ھے کون

(۱۱۵) خدا باج ہم کوں سنگاتی نہیں (ن)
مجھے مصلحت یو کچھ بھاتی نہیں

(۱۱۶) نہنا نا بڑا کوئی نہیں سات ہے
تولڑنے کوں جانا یو (کیا) گھات ہے (ن)

X (۱۱۷) قسم ہے تجھے سیر نواب کا
ہے سوگند تجھے میرے ماں باپ کا

X (۱۱۸) میرے دل منے وہم وسواس ہے
میرے پاس ... ... *

X (۱۱۹) مجھے چھوڑ توں جا اکیلا نکو
یو جانے کا دل میں فکر نا کرو

(۱۲۰) بجدھو بجد (۲ن) ماں کوں راضی کئے (ان)
بہر حال چلنے کی رخصت لئے (ن ا)

X (۱۲۱) میری ننگ و ناموس اور لاج کا
کہا ہے قسم تجھ کوں معراج کا

---

(۱۱۵) ن/ج خدا باج کو تجھ کوں ساتھی نہیں

(۱۱۶) ن/ج توں جاتا ہے لڑنے یہ کیا بات ہے

(۱۱۸) * نسخہ ا میں یہ شعر ناتمام ہے بقیہ دونوں نسخوں میں بھی موجود نہیں —

(۱۲۰) ۲ن/ج بہ جد و جہد ن ا/ج کیا — لیا

X (۱۲۲) تیرا ملک تجھہ کوں مبارک اچھو
مدد تجھہ کوں ...... * مبارک اچھو

(۱۲۳) چھہ سوار اوس وقت سید کے پاس (ن)
سپاھی قدیم تھے و گھر کے خواص

(۱۲۴) توکل کیا اور کیا دل کوں تھیت
میں سید ھوں اب کیا دکھاؤنگا پیٹ

(۱۲۵) بلاے شتابی سوں دیوان کوں
کہا تم لکھو خط علی خان کوں (ن)

(۱۲۶) دکھن میں تھی مرد ھینگے مشھور (ن)
شتابی سے ھم پاس آنا ضرور

(۱۲۷) جلد آؤ اور مہربانی کرو
رفاقت سوں ل جانفشانی کرو

---

(۱۲۲) * نسخہ ا میں یہ شعر نا تمام ھے بقیہ
دونوں نسخوں میں بھی موجود نہیں -

(۱۲۳) ن/ج چھہ سوارہ اس وقت سید کے پاس
سپاھی و چیلا و کل عام و خاص
(پہلے مصرع میں کچھہ غلطی ھوگئی ھے)

(۱۲۵) ن/ج کیا اب لکھو خط امین خان کوں

(۱۲۶) ن دکھن میں تمہیں مرد ھوکے مشھور
ج شتابی ھمن پاس آنا ضرور

(۱۲۸) که یو وقت هے وقت اب کام کا
تمھاری شجاعت کے ننگ نام کا (ن)

(۱۲۹) جو کچھه تم کہوگے یه سب هے قبول
هے شاهد همارا خدا کا (ن) رسول

(۱۳۰) چلا نے لگے جا بجا تھار تھار
روانه کئے قاصدان ایک بار

(۱۳۱) نگه داشت (ن) کا خوب گرمی کئے
جنے جو منگیا سوئیچ اس کوں دیے

(۱۳۲) اتھا باروان (ن) ماه رجب کا چاند
چلیا گھر سے شمشیر بکتر کوں باند

X (۱۳۳) زره بکتران پاک کرنے لگے
جہاں کے تہاں خوب مرنے لگے

X (۱۳۴) کمانا و ترکش منگا بے شمار
لگے باتنے فوج میں ایک بار

X (۱۳۵) شہر میں ڈھنڈورا پھرایا تمام
جہاں لگ سپاهی اچھے نیک نام

---

(۱۲۸) $\frac{ن}{ب}$ تمھاری شجاعت و ننگ نام کا

(۱۲۹) $\frac{ن}{ب}$ و

(۱۳۱) $\frac{ن}{ب}$ نگهه داش

(۱۳۲) $\frac{ن}{ب}$ اتھی بارویں

X (۱۳۶) بنجارے قصای و سبزی فروش
اٹھے دیکھ دل میں ھوا سب کوں جوش

X (۱۳۷) کہ کنجڑے بھٹارے و دھوبی حجام
بھڑ ای بہشتی لہار کئیے آ سلام

X (۱۳۸) کمر باندھ ٹٹو پر اسوار ھو
لے نعل بند .... ھات دھو *

(۱۳۹) کہا جا کے ڈیرا دیو میدان میں
محمدی باغ کے خوب(ن ۱) ارچان(ن ۲) میں

(۱۴۰) نقارے دمامے بجاتے چلے
روپے اشرفیاں (ن) لٹاتے چلے

Xب (۱۴۱) دسے یوں سردار ساراں منے (ن)
دسے چاند سارا ستاراں منے

(۱۴۲) کیا جا کے ڈیرے میں وودو (ن) مقام
کرے ملک (ن) تدبیر هر صبح شام

---

(۱۳۸) * نسخه ا میں یه شعر نا تمام ھے ،

(۱۳۹) ن ۱ / ج نزک محمدی باغ ن ۲ / ب ج انچان

(۱۴۰) ن / ج لٹی

(۱۴۱) ن / ج دسے ھوں اوہ سردار ساریاں منے
که جیون چاند ھے کل ستاریاں منے

(۱۴۲) ن / ج بارہ ، ن / ج چار ایک
ب / ب ج فکر

(۱۴۳) جہاں لگ تھے نوکر سپاہی امیر (ن)
بلا کر کہے خان روشن ضمیر
(۱۴۴) شہرچھوڑ ڈیرا میں باھر دیا (ن)
توکل خدا مصطفے پر کیا
(۱۴۵) کہ تم ہو سپاہی میں سردار ہوں
بھلےاور برے کامیں غمخوار ہوں (ن)
(۱۴۶) کہاں ھند یاراں کہاں ھے دکھن
کہاں خویش قربت کہاں ھے وطن (ن)
Xب(۱۴۷) کہاں سوں کہاں اور (ن) کدھر سوں کہاں
کدبارے (ن۱) سوں قسمت نے لائی (ن۲) یہاں

---

(۱۴۳) ن/ج جہاں لگ تھے سردار، جودھان، بلی
بلا کر کہا سید عالم علی
(۱۴۴) ن/ب دیا
(۱۴۵) ن/ج بھلا، یا برا سب کا غم خوار ہوں
(۱۴۶) ن/ج بارھا
ن/ب کہاں خویش قریب (اور) کہاں ہیں ہمن
(۱۴۷) ن/ج سوں
ن۲/ج ن۱/ج بارھے لے آی

(۱۴۸) عزیزاں ! میں عالم علی خان ہو ں
جوانی میں سگلیاں میں باجان ہوں
(۱۴۹) جوانی کا کچھہ دل میں غم نہیں سجھے
مرن اور جیون کا و ہم نہیں سجھے
Xب (۱۵۰) میرے دل کوں رحمت سوں شاباش ھے
جوانی میں جیو کا (ن) بڑی آس ھے
(۱۵۱) جیو ں و و بھلا جو انگے لا ج ھے
و گر نہیں تو کیا تخت اور تا ج ھے
(۱۵۲) جئے لگ ھو یا راں میرے سات میں (ن)
رھو وقت جن (جنگ) کے میرے ھات میں
(۱۵۳) جدھر مارکا آ پڑ یگا وھاں (ن)
(ن) جدھر کے تدھر بار کرنا وھاں
(۱۵۴) کرو مرد می (ن) دل کوں مردا نگی
ھے مشہور مردوں کی مردا نگی

---

(۱۵۰) ن/ج جیونا

(۱۵۲) ن/ب جو لگ ھیں یاراں میرے ھات میں
اچھو وقت جنگ کے میرے سات میں

(۱۵۳) ن/ب جدھر معرکہ آ پڑ یگا ندان
ن/ج وو ھرایک ھو کر سوکرنا وڑان
ادھر ایک دل ھو کے کرنا ندان

(۱۵۴) ن/ج مردو ھو

(۱۵۵) * ھےیاراں(ن) کا کل جگ سنے ننگ نام
میں منگتا خدا سوں یہی صبح شام

(۱۵۶) جو آیا ھے وو پھر کے مر جائیگا (ن)
نہ کچھہ سات لایا نہ لے جائیگا

Xب (۱۵۷) خبر سن مقاماں کی ماں مہربان
تڑپنے لگے دیکھنے جھو پران (ن)

X ب ج (۱۵۸) گئی شہر کے باھر جاکر ملي (ن)
نپٹ آرزو سون لگا ے لگی

(۱۵۹) کہے ماں سوں میں پھر تم کوں کہاں پاؤنگا
اگر جنگ میں سوں میں پھر آؤنگا

---

(۱۵۵) ن/ب ھے بارے کا کل ھند میں نیک نام
میں منگتا ھوں نت آبرو صبح شام

* ھے کي بجاے غالباً رھے زیادہ موزوں ھو گا

(۱۵۶) ن/ب ج جو آیا ھے سو پھر وہ مر جائیگا

(۱۵۷) (ن) تڑپنا لگا جیو اور سبھہ پران

(۱۵۸) ن/ج گئی شہر کے باھر ے جا ملی
نپٹ آرزو سوں لگایا گلی

(۱۵۹) ن/ج اگر جگ موں سو باز پھر آوں گا

(۱۶۰) عبث پھر کے تصدیع کیسے تمن
پھر آتے تھے بیگی شتابی ھمن

(۱۶۱) نکو دل کوں تم بیقراری کرو
شہر کی طرف اب سواری کرو

(۱۶۲) کہی ماں نے نہیں چین دل کوں مجھے
میں دیکھو نگی پھر کرسوئیں دن تجھے

(۱۶۳) کروں کیا مجھے صبر آتا نہیں
تیرے باج مجھہ کچھہ سو بھاتا نہیں

(۱۶۴) یک یک دن مجھے ھے اک اک سال کا
خدا کوں خبر ھے میرے حال کا

(۱۶۵) نصیباں میں کیا ھے نہیں کچھہ خبر
کہ جیوناں ھوا ھے مجھے جیوں زھر

(۱۶۶) منگا و سر و پا و دستار یو
میرے روبرو جواب بھر سب کوں دیو

(۱۶۷) لے (ن) آئے سرو پا و بڑے مول کی
زر زر کشی و صاف لٹی مول کی

(۱۶۸) بولاے لطیف خان (ن) عمر خان کوں
محمدی بیگ کوں او متھے خان کوں

---

(۱۶۷) (ن) بلا کر

(۱۶۸) $\frac{ن}{ج}$ لطف خان

(۱۶۹) زاهدخان جہاں‌لگ آتھےاس‌پاس (ن)
پھر ا ے ... ...

(۱۷۰) سروپا و ہر یک کوں سو دینے لگے
سلام اور تسلیم لینے لگے (ن)

(۱۷۱) کہی بعد ا زاں سب کوں سوگند ہے
کہ عالم علی مجکوں دلپند ہے

(۱۷۲) نمک کی شرط سب بجا لاو گے
سو وہیں پھر کےسب‌مرتبا‌پاوگے (ن)

(۱۷۳) خدا تم سبھوں کا نگہبان ہے
بڑی بست دنیا میں ایمان ہے

(۱۷۴) کئے عہد ساریاں نے سوگند کہا
کہ مالک ہمارا دلوں کا خدا

(۱۷۵) جب لگ * تن منے جیوھے دمبدم (ن)
اچھیں گے حضوری میں ثابت قدم

---

(۱۶۹) ن/ج جہاں لگ تھےسردار تے روشناس
بلا بھیج کر سب کے آئیں پاس

(۱۷۰) ن/ج بجالاے تسلیم، لینے لگے

(۱۷۲) ن/ج تو دل سا چھہ پھر ... ...

ن * جلگ ہونا چاہئے
(۱۷۵) ن/ج جب لگ جیوتن موں ہے او دم میں دم

(۱۷۶) قدم سوں قدم هات سن هات جوڑ
رهیں گے که جب هووے دشمن کا زور (ن)

(۱۷۷) همن دل سوں قربان هیں جاں نثار
رکھو دل کوں صاحب تمہیں برقرار

(۱۷۸) کہی آفریں تم نمک خوار هو
وفادار بے شک و غم خوار (ن) هو

(۱۷۹) کییے ماں کوں تسلیم دینی سلام (ن)
کییے کوچ بیگی سوں بس والسلام

(۱۸۰) چلے هو که بیگی اوتر گھات کوں
لیکرلاو لشکر بڑے ٹھاٹ سوں

(۱۸۱) گیے ایدلاباد ڈیرا کییے
ندی دیکھ کر یور ستی کئے

(۱۸۲) کہے فوج اپنی کا کیا هے شمار
جو دیکھے تو موجود چالیس هزار

(۱۸۳) تھے اننے شتر نال گج ذل بان
سنے کوئی شلک تو جاوے پران

ن کریں گے جب لگ هوگی دشمن کی موڑ
(۱۷۶) — (کریں گے کی جگھه لڑیں گے اورجب کی
ج جگھه جلگ هونا چاهئے

(۱۷۸) $\frac{ن}{ج}$ دلدار

۱۷۹ $\frac{ن}{ج}$ وداع هو پراں ماں کو کیتا سلام
(پراں کی جگھه بزاں هونا چاهئے

(۱۸۴) تھے توپاں ایتے رھکلے بے شمار (ن)

....

(۱۸۵) نظام الملک پر ھوا جب یقین
کہ اب جنگ ثابت ھے بے کاف وشین
(۱۸۶) کہلا کرحو بھیجا سلام اور دعا (ن)
لڑائی میرے سات کیا ھے نفا
(۱۸۷) کہے میں دکھن میں مجھے صوبہ دار
لڑائی کا مت دیو دل سوں بچار
(۱۸۸) چلے جاو سیدھے ھندوستان کوں
چچا پاس اپنے تم آمان سوں
(۱۸۹) میں لڑکے سوں کیا تیغ بازی کروں
بھلا ھے جو کچھہ کارسازی کروں
(۱۹۰) سنا جب خبر سید عالی جناب
کہا دیو بیگی سوں اس کا جواب
(۱۹۱) ننھی عمر ھے پن میں لڑکا نہیں
کسی بات کا دل میں دھڑکا نہیں
(۱۹۲) میں سیدھوں تم دل میں کیا لائے ھو
میرے ملک پر چلکے کیوں آئے ھو

---

(۱۸۴) ن — رھکلے و توپاں تھے اتلے سنگات
ج کہے کیا نہیں کرئی کہنے کی بات

(۱۸۶) ن — کہا یا سلام اور کہا یا دعا
ج کہ لڑنا مرے ساتھہ کچھہ نہیں نفا

(۱۹۳) مجھے عار ہے عار؛ ذکار ننگ (ن)
چلے آو بیگی نہ لاؤ درنگ

(۱۹۴) اگر لاکھہ دو لاکھہ فوجاں ملیں
کہ (جس سے) طبق سب زمیں کے ہلیں

(۱۹۵) میں وہ شخص ہوں جو تلن ہار نہیں
شجاعت میری کس پر اظہار نہیں

(۱۹۶) اگر ہے حیاتی تو غم نہیں مجھے
اگر موت ہے تو وہم نہیں مجھے

(۱۹۷) جو مارا ہے قسمت میں میرے قلم
نہووے زیادہ و ناں ہووے کم (ن)

(۱۹۸) رضا پر میں راضی ہوں جو ہے رضا (ن)
وہی ہوئیگا جو کریگا خدا

(۱۹۹) میں راضی رضا پر ہو باندھا کمر
رکھا ہوں میں القصد حق پر نظر

(۲۰۰) خدا کا کرم مصطفےٰ کی پناہ
میں رکھتا ہوں اس بات پر سب نگاہ

---

(۱۹۳) ن/ج مجھے عار ہی عار ہے عار ننگ

(۱۹۷) ن/ج نہو گا زیادہ نہووے گا کم

(۱۹۸) ن/ج میں راضی رضا پر ہوں جو کچھ رضا
وہی خوب ہے جو کرے گا خدا

(۲۰۱) بھر حال لے فوج اُتر یا ندی (ن)
پکڑ دل میں دعوی وو دندی بدی

(۲۰۲) ایدھر سوں یو لشکر اودھر سوں وو فوج
پڑی آکر جس میں سمندر کی موج (ن)

(۲۰۳) تفاوت رہا کوس دو چار کا
حکم تب ہوا اس جو کرتار کا

(۲۰۴) حکم تب ہوا صاحب ذوالجلال (ن)
برسنے لگیا رات دن برشگال

(۲۰۵) کتیک دن سو گزرے اسی بات کوں
دیا کوئی خبر آ ادھی رات کوں

(۲۰۶) صبا جنگ ہوئیگا یو ہے خبر
یہی ذکر لشکر میں ہے گھر بہ گھر

(۲۰۷) کہا جھوٹ ہے کر کیا اعتبار (ن)
ہمارے ہیں جاسوس ہر تہار تہار

---

(۲۰۱) ن — بھر حال اوہ فوج اتری ندی
ج پکڑ دل سنے دند دعوی بدی

(۲۰۲) ن — پڑے ان نزک جوں سمدر کی فوج
ج

(۲۰۴) ن — نپٹ داب آبی لگے تب ابھال
ج

(۲۰۷) ن — کہا جھوٹ ہے یا نہیں کیا اعتبار
ج ہمارے ہیں جاسوس بھی ہوشیار

(۲۰۸) نجانے که جاسوس و قاصد تمام
ھوے ھیں نظام الملک کے غلام
(۲۰۹) تھی تاریخ چھٹی ماہ شوال کی
بڑی نحس تو سخت جنجال کی
(۲۱۰) اتھا روز ایتوار کا نابکار
گھڑی تھی وو ․ریخ کي آشکار (ن)
(۲۱۱) تھي ساعت او ساعت بہت خوں فشاں
ستارہ زحل کا اتھا بے گماں
(۲۱۲) صبح کے وقت سید نیک نام
اوتھا بولتا ھوا یے خوش کلام (ن)
(۲۱۳) کہو کیا خبر آج ھے دوستاں
اُتھا بول بیگی سے عباس خاں
(۲۱۴) خبر جنگ کی آج ھے تہار تہار
یہی غل ھے سب فوج میں آشکار
(۲۱۵) سو جاسوس ایسے میں آیا شتاب
پسینے میں دستا ھے جیوں غرق آب
(۲۱۶) کھڑا ھوکے بولیا که اے دستگیر
نظام الملک فوج لے کر کثیر
(۲۱۷) نقارا کرایا ھے اے قبله گاہ
حکم کر جو تیار ھووے سپاہ

---

(۲۱۰) ن/ج اشکبار

(۲۱۲) ت/ج اتھا اور لگا بولنے خوش کلام

(۲۱۸) وو عالم علی سید مہرباں
شجاعت کا ظاہر ہے جس میں نشاں
(۲۱۹) سنا سو ئیچہ بکتر منگا یا شتاب
ہوا مستعد خان عالی جناب
(۲۲۰) کہا لا او میرا جو کچھہ ساج ہے
مجھے کام دشمن ستی آج ہے
(۲۲۱) کٹاری و نیزہ و شمشیر لاو
جو ترکش ہیں خاصے سو بیگی منگاو
(۲۲۲) منگاو میرا خود تورا منگاو
میرے خاص گھوڑوں کوں پاکھر لگاو
(۲۲۳) منگا او کہاناں میری سات کیاں
کہ ہیں رات دن وو میری ہات کیاں
(۲۲۴) منگا او سپر آہنی پھول دار
کہ رہتے ہیں وو نت میرے گلے میں ہار*
(۲۲۵) منگا او میرا بانک خنجر منگاو
میری خاص پالکی کوں جھالر لگاو و
(۲۲۶) میرے ہاتی کوں جاکے صندل لگاؤ
وقت لئی ہوا ہے درنگ مت لگاو
(۲۲۷) کیا جا غسل کر اوٹھایا دو ہات
کہا یا نبی سرور کائنات
(۲۲۸) تمن کوں میری آج یو لاج ہے
مدد کوی تم بن نہیں آج ہے

---

(۲۲۹) کمربانده بہانا اشکوں پنہال (ن)
لگیا پونچھنے موکوں دے دے رومال
(۲۳۰) کہا لا وحقا د و دم ذوق ھے
کہ حقے سوں ھمنا بڑا شوق ھے
(۲۳۱) خبر دار اتنے میں لایا خبر
کہ بیٹھے ہو کیا سیدہ شیر نر
(۲۳۲) نظام الملک فوج کل سات لے
تمہارے امیراں کے دل ہات لے
(۲۳۳) کیا ہیگا سب فوج بندی سنبھال (ن)
فتح دیوے تمناں کوں رب ذوالجلال
(۲۳۴) اگر نہیں خبر کس کوں کچھ علم غیب
سبھوں کا سردستا ھے دل پر فریب (ن)
(۲۳۵) سنا سوئیچہ قاصد کوں جھڑکا دیا
حقا سامنے تہا سو سرکا دیا
(۲۳۶) کہا لوگ میرے وفادار ہیں
میں چاکر سمجھتا نہیں یار ہیں
(۲۳۷) سبھی ایک جیو ہیں و سب ایک تن
شجاعت منے ہینگے یک یک رتن

---

(۲۲۹) $\frac{ن}{ج}$ کمربانده ہتیار اس کو سنبھال

(۲۳۳) $\frac{ن}{ج}$ کیا تم اوپر فوج بندی سوں چال

(۲۳۴) $\frac{ن}{ج}$ بالکل قریب

(۲۳۸) یو دا نے تسبیح کے میں امام
رھیں ایک ھوکرسوھل مل مدام (ن)

(۲۳۹) میرے سات کیونکر جدای کریں
مجھے چھوڑ کیوں روسیا ھی کریں

(۲۴۰) لوٹایا ھوں اون پر یو سب ملک مال
نظام الملک کیا کر یگا نہال

(۲۴۱) اوٹھا بول سب کوں سواری کرو
دنیا سہل ھے دل سوں یاری کرو

(۲۴۲) رفاقت کرو زندگی سہل ھے (ن)
شرافت میں فاسردسی جہل ھے

(۲۴۳) خدا کے کرم کا ھوں امید وار
رکھے لاج میری سو پر ور دگار

(۲۴۴) میں سیدھوں اُن دل میں کیا لاے ھیں (ن)
میرے گھر پہ ناحق خلل لاے ھیں

(۲۴۵) خدا ھات انصاف مانو تہیں
قتم ھے ھماری سو جانوں تہیں

---

(۲۳۸) ن/ج — رچیں ایک دھاگے میں ھل مل مدام

(۲۴۲) ن ھنسا مت کرو زندگی ھے سہل
ج شرافت میں مت لیو اپنے خلل

(۲۴۴) ن میں سیدھوں او مجھہ پہ چل آے ھیں
ج مرے گھر پہ ناحق بلا لاے ھیں

(۲۴۶) یکا ایک اللہ کار (ن) پیدا ہوا
نظا ماں کا لشکر ہویدا ہوا

(۲۴۷) ہوی ھانک لشکر میں چاروں کنن
زمیں تھر تھری اور لرزا گگن

(۲۴۸) کھڑا چڑھ کے ہودے کہاں کوں سنبھال (ن)
کہا جوش میں یوں انکھیاں کرکے لال

(۲۴۹) نپٹ کرکر شوخی یو چل آے ہیں
سمجھے کیا مگر موم کا پاے ہیں

(۲۵۰) زمیں دھس کے غرقاب ہو جاے کا
گگن توٹ کر سر اُپر آوے کا

(۲۵۱) لڑوں یا مروں یار فو جاں چلاؤں•
میں عالم علی لہو کی ندیاں بہاؤں

(۲۵۲) بحق خدا وند پروردگار
جب+لگ تن میں جیو ہے کروں کار زار

---

(۲۴۶) ن/ج دھو ندو کار

(۲۴۸) ن/ج کھڑا ہو کے جذبی سینا نکال

(۲۵۱) • نسخہ (ج) میں چلاؤں اور بہاؤں کی جگہ چلاؤ اور بہاؤ ہے اور دوسرے مصرعے میں میں کی جگہ تو ہے —

(۲۵۲) + تینوں نسخوں میں جب لگ ہے لیکن میری راے میں جلگ ہونا چاہئیے ۔

(۲۵۳) هراول کیا ہے غالب خان (ن) کوں
دیا ساتھہ سلیم خاں متھے خان کوں

(۲۵۴) دلیل خان ' محمدی بیگ مرزا علی
جہاں لگ تھے سردار جو دھا بلی

(۲۵۵) کہا تم هر اول کے سب ساتھہ جاؤ
هراول کوں ان سات بیگی ملاؤ

(۲۵۶) امیں خاں کوں بولے کہ سن لیو بات
تمہیں فوج کا مل لے جاو سنگات

(۲۵۷) چلو مہربانی سوں سیدھی طرف
تمہاری شجاعت میں کچھہ نہیں حرف

(۲۵۸) نہیں کوئی ثانی تمہاری مثال (ن)
یہی بات تحقیق بے قیل و قال

(۲۵۹) امیں خان کھڑے رہیں دستاخال (ن)
گیا دور ھمارا هراول نکل

(۲۶۰) مدد کو ہو آئے تو کچھہ کر دکھاؤ
ہو بےشک اپس دل میں کھاندا چلاؤ

(۲۶۱) تلو گے تو سب فوج تل جائیگی
بلا سمجھہ اکیلے اوپر آئیگی

---

(۲۵۳) ن/ج مغور خاں ن/ج متھور خاں

(۲۵۸) ن/ج تمہیں مرد دکن میں ہو بے مثال

(۲۵۹) ن/ج کھڑے ہو کے رھئے سون دستا خلل

(۲۶۲) وهی هوئیگا جو هے رب کی رضا
که میں هوں عزیزاں میں سینے صفا(ن)

(۲۶۳) عمرخاں کوں بولے رهو دست چپ
مرهٹے کی لے فوج کوں سات سب

(۲۶۴) تمهاری میری کچهه جدائی نهیں
تمهیں خویش هو کچهه سپاهی نهیں

(۲۶۵) تمهاری میری شرم سب ایک هے
کروئے وهی جس میں جو نیک هے

(۲۶۶) دنیاں میں دوبارا کچهه آتا نهیں*
یو دنیا جنم لگ تهکانا نهیں

(۲۶۷) اگر هے شرم سو یچ جینا بهلا
وگر نهیں زهر کها کے مرنا بهلا

(۲۶۸) خبردار هو دل میں کچهه ڈر نه لاؤ
که جیوں شرط هے خوب هاتاں چلاؤ

---

(۲۶۲) ن/ب میں هوں سب عزیزاں ستیں باوفا

(۲۶۶) * یه شعر اس سے پہلے بهی آ چکا هے
صرف تهکانے اور تهانے کا فرق هے
نسخه (ب) میں یه شعر اس مقام پر نهیں
نسخه (ج) میں اس طرح هے -
دنیا دوپہر کي یه جوں چهاؤں هے
جنم لگ کسی کا نه اب تهاؤں هے

(۲۶۹) لئے سات اپنے سوہانے حشم (ن)
چلے خوش ہو رکھ(ن) رکھہ کے یک یک قدم

(۲۷۰) سو ایسے میں آکر کہا کوی سوار
ہراول یو بھاری پڑی ہے جو پار (ن)

(۲۷۱) رہی فوج جاں کی تہاں سب ٹھٹک
(۲۷۲) چلے ہیں جدھر کے تدھر سب بٹھک

(۲۷۳) ہزاراں سوں جودھا آگ سنگ* (ن)
سنا اور چلا جیوں دیوے پر پتنگ

(۲۷۴) جو ہوتا اگر رستم افراسیاب
تو ہرگز نکرتا وہ ایتا شتاب

(۲۷۵) پڑیا ٹوٹ ایسا ہوا سار کڑک (ن)
کسی بات کا دل منے نہیں تھا دھڑک

(۲۷۶) اوٹھا فوج لشکر کا گرد و غبار
کہ جانو قیامت ہوا آشکار

---

(۲۶۹) ن/ج رہاسو حشم ن/ج آہستہ

(۲۷۰) ن/ج ہراول پہ صاحب کے ہے روز گار

* ایسانسنگ

(۲۷۳) ن/ج پڑا شور جودھا بڑا پر ٹھٹک
سنا اور چلایا جیسے بجلی کڑک

(۲۷۵) ن/ب/ج پڑیا ٹوٹ اسمان سوں بجلی کڑک
کسے ماجنی جو سمھالے دھڑک

(۲۷۷) ھوا شور و غل غلغلا فوج مین
سیادت کے دریا رھے موج میں
(۲۷۸) مقابل ھوا اور کہا ھانک مار
وطن ھے سپاھی کا کھانڈے کی دھار
(۲۷۹) عجب دن عجب وقت ھے آج کا
بھلے مرد کی قدر معراج کا
(۲۸۰) کہا کاں ھے سردار اس فوج کا
جو دیکھے تماشا میری موج کا
X (۲۸۱) تمھارے بن کامچ اڑیاں ھے (ن)
تلومت یو مرداں کا میدان ھے
(۲۸۲) مجھے بان گولے سوں کوئی (ن) مت ڈراؤ
نشا ھے تو ھودے سوں ھودا بھڑاؤ
(۲۸۳) لگا مارنے تیر گولی چلاؤ (ن)
کہا فوج کوں سب کی گودی اٹھاؤ
(۲۸۴) چلانے لگے تیر پر تیر کوں
ھزار آفریں مرد کے دھیر کوں (ن)

---

(۲۸۱) $\frac{ن}{ج}$ ملیں ھم و تم ھمکو ارمان ھے

(۲۸۲) $\frac{ن}{ج}$ تم

(۲۸۳) $\frac{ن}{ج}$ لگامارنے تیر کر کوں پیا
دیا فوج یکبار گی سب ھلا

(۲۸۴) $\frac{ن}{ج}$ مرد رندھیر کوں

(۲۸۵) گز ر جا ے بکتر و چلتہ کو ں پھوڑ
زرہ کی کڑ یاں ڈھا ل کے پھو ل توڑ
(۲۸۶) جسے تیر ماریں ترازو کر یں (ن)
سکت کیا تھی جو زور بازو کر یں
(۲۸۷) ھوا دو گھڑی لگ بڑا رن کھنڈ ل (ن)
چلی فو ج مو ں پر سے ساری ڈکل
(۲۸۸) جو ھود ے کے موں پر سے سب ٹل گئے
پھرا پیٹھ یکبا رگی چل گئے
(۲۸۹) نہیں ھے عزیزا ں یو عا لم علی
مگر آ ج حا ضر ھو ے ھیں علی
(۲۹۰) الھی یو کس نور کا نور ھے
جواں یو شجا عت سوں مشہور ھے
(۲۹۱) کیا تب حکم بیگ نو بت بجاؤ
رکھو دل قو ی اور گھوڑ ے چلا ؤ
(۲۹۲) رھے کیوں کھڑ ے جا بجا تھار تھار (ن)
نھنے اور بڑ ے سب پیاد ے سوار
(۲۹۳) چلا کو ئی مشرق چلا کو ئی غروب
چلا کوئی شمال اور چلا کو ئی جنوب
(۲۹۴) بلا نے لگے فو ج کوں آو ر ے
فتح ھے فتح کو ی مت جاو ر ے

---

(۲۸۷) ن/ج ھوا دو گھڑی لگ ھزاروں کا ڈھل

(۲۹۲) ن/ج رھو جیوں کے تیوں ھو کھڑے تھار تھار

(۲۹۵) پھر و ر ے پھر و تنگ سوں دور ھے
نہک کھا کے بھا گے سو مزدور (ن) ھے

(۲۹۶) یو سن کر کہا سید پاک باز
اِتنا بس ھے ھمنا مدد کار ساز

(۲۹۷) جو ہنا کا سو کیا اس کی پھر آس ھے
یہ مرنا شہادت سمجھے خاص ھے

(۲۹۸) کھڑا رن میں سید اپس ذات سوں
گئی فوج ساری نکل ھات سوں

(۲۹۹) مہاوت کوں بولا کہ ھاتی چلاؤ
کہا تب غالب خاں کوں بھگی بلاؤ

(۳۰۰) هزار آفریں خان عالی قدر
تمھاری ھے مجھ پر مہر کی نظر

(۳۰۱) میں اس فوج کوں ازمایا نہیں
کپٹ اون کے دل کا میں پایا نہیں

(۳۰۲) دغا دے کے مجکوں نکالے شتاب
قیامت میں کیا دیں گے حق کوں جواب

(۳۰۳) محبت کی کچھہ کس منے باس نہیں
دیکھو دوستاں کوی میرے پاس نہیں

(۳۰۴) پھر حال دنیا یہ گزران ھے
لگا رکھہ اب موت سوں دھیان ھے

---

(۲۹۵) ن / ب ج — مقہور

(۳۰۵) غالب خاں نے بولے کہ سید انام (ن)
دکو کچھہ کرو دکر اب دل میں خام

(۳۰۶) جب لگ دم میں دم ہے کریں کارزار(ن)
رہیگا جو عالم منے یادگار

(۳۰۷) سہر خان (ن) غوری نے بولیا نواب
ملے مل (ن) گے سب یو خانے خراب

(۳۰۸) کیا شیخ اظہر نے (ن) آکر عرض
کہ مرنا ہمیں اب ہوا ہے فرض

(۳۰۹) مقرر ہوا ہے جو تقدیر سوں
مٹا نا سکے کوی تدبیر سوں

(۳۱۰) نواب اب رہا شہر کا دیکھنا
لڑای نہیں اب ہوا پیکھنا

---

(۳۰۵) ن/ب ج — امام

(۳۰۶) ن/ج — لڑیں جان نثار

(۳۰۷) ن/ب — ناھرخاں غوری کوں بولے نواب — ن/ج فاصرخاں

پلے پل
———
تلے تل

(۳۰۸) ن/ب — شیخ فیض — ن/ج فیضو

(۳۱۱) اسی گفتگو میں که تھا یو بچار
پھری فوج سید کی کل ایکبار

(۳۱۲) پڑا مار کا * تیر اور بان کا
پڑا رن کھنڈل خوب گھمسان کا

(۳۱۳) کئے قصد ایک دل هو اهل غرور
که چڑیا هے جیوں آکے دریا کوں پور

(۳۱۴) هزار آفریں تجکوں عالم علی
کہوں سور ما بیر یا کوی بلی (ن)

(۳۱۵) سہاوت پڑیا فیل سیتی نکل (ن)
لگا پانوں اپنے کوں ڈھکلنے اگل

(۳۱۶) تہورخاں (ن) کوں اتنے میں گولا لگا
لگا سویچ هاتی اوپر تے ڈھلا (ن)

(۳۱۷) گریا سور چھل هات سوں چھوٹ کر
رها دیکھه سید لہو گھونٹ کر

---

(۳۱۲) * معرکه

(۳۱۴) $\frac{ن}{ج}$ کہوں سور ما بیر جودھا بلی

(۳۱۵) $\frac{ن}{ج}$ بڑا چوٹ آسن سوں مہاوت نکل
لگا پانوں هاتھی ڈھکا یا اگل

(۳۱۶) $\frac{ن}{ب}$ عنایت $\frac{ن}{ج}$ غیاث خاں

(۳۱۷) $\frac{ن}{ج}$ ڈھکا

(۳۱۸) رہے تھے کم و بیش کل سو جواں
ہوے گرد سید کے سب خونفشاں

(۳۱۹) اپے تھا ہتی تھا و یک تھا خدا (ن)
ہوے شاہ سوں سب سنگاتی جدا

(۳۲۰) دو ترکش لے ایسے میں خالی کیا
سگل تن کو زخماں سوں جالی کیا

(۳۲۱) لگے تیر بھرنے اسی تیر کوں
چلا کر بھرا کر بڑی ڈھیر سوں

(۳۲۲) لگا وے جسے تیر کھہ کر کماں (ن)
وو لاگے جسے سو کئے لا مکان

(۳۲۳) یکا یک لگے موں اوپر پنچ تیر
ہوے پارگالاں سوں پردے کوں چیر

(۳۲۴) لیا کھینچ کر اور کیا خوب زور
آہستہ ستیا تیر پیکاں مرور (ن)

X (۳۲۵) لگے تیر پر تیر اوس شیر کوں
چلا وے پھرا کر اُسی تیر کوں

---

(۳۱۹) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ ہتی تھا وہ تھا آپ یا تھا خدا

(۳۲۲) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ لگا کر چلے کوں بھی کھینچے کماں
لگا وے جسے تو نر ہے کچھہ نشاں
(لگا وے جسے سور بھی الاماں)

(۳۲۴) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ رہا سو ستیا پانچہ کھادا مرور

(۳۲۶) لگا تیر چلے کوں کھینچی کماں
لگا وے جسے سب گئے وو جہاں

(۳۲۷) لگا تیر پھر آ بنا گوش میں
ستیا کار بھی اس کوں آ ہوش میں

(۳۲۸) نزک آکے اس فوج کا کوئی امیر
لگا یا پیشانی پر آ سخت تیر

(۳۲۹) نکالے تو ہرگز نکلتا نہیں
کیا زور پر زور چلتا نہیں

(۳۳۰) ستیا چ اور بہار کار وہاں کا وہاں
دیا جواب اوس تیر کا در زماں

(۳۳۱) پڑا آکے گھوڑے سے جب کہا کے تیر
کہا کیا اسیروں میں تھا بے نظیر (ن)

(۳۳۲) سو ایتے میں کوئی اور ہودے سوار
وو آ سامنے دل کوں کر استوار

(۳۳۳) لگا یا اوسے تیر ایسا شتاب
حودے نا سکا پھر کر اوس کا جواب

(۳۳۴) بھی ایسے میں آ کوئی نیزہ سنبھال
غروری سے سینہ پو مارا نکال

X (۳۳۵) جو دیکھا اسے تیر مارا اچھل
پڑا پھر کر گھوڑے اوپر سے نکل (ن)

---

(۳۳۱) ن/ج کہا کیا جوانمرد تھا بے نظیر

(۳۳۵) ن/ج پڑا نیچے گھوڑے اوپر تیں نکل

ج دکھا سرنہہ جھکاوے نگا ہوں پھرائے
ہتی کو اشارت سوں آگے چلائے

(۳۳۶) زرا مورچہا کہاے گردن پر آے
هاتی کرں اشارہ سوں انگے چلاے
(۳۳۷) جو ایسے میں کوی پیرزادہ فقیر
بہوت خو بصورت وصاحب نظیر
(۳۳۸) هتی هول آکر هوا رو برو
که جانو نظام الملک هیگا تو
(۳۳۹) که جلدی سوں دوتیر ایسا جڑا (ن)
سو هودے میں بے هوش هوکر گرا
(۳۴۰) زخم پر زخم جب لگے بے حساب
هوا سست (ن) تب سیدہ عالی جناب
(۳۴۱) هر آن آپڑی مار تلوار کی
بڑے زور کی اور بڑے مار کی
(۳۴۲) عزیزاں گئے چھوڑ سارے نکل
نمک کی شرط نا رکھے گئے نکل (ن)
(۳۴۳) جدهر دیکھتا هے اودهر مار مار
کہا جو رضا پاک پرور دگار

---

(۳۳۷) ن/ج مست مانگ هاتی میں صاحب سریر
نیت بانک پٹھے موں تھا بے نظیر

(۳۳۹) ن/ج یکایک اسے تیر ایسا جڑا

(۳۴۰) ن/ب تنگ

(۳۴۲) ن/ب ج نه سید هے بغل نه داویں بغل

(۳۴۴) ستیا هات همت سوں شمشیر پر
سوماری دیکھو جھتکہ هودے اوپر (ن)

X (۳۴۵) لهو لال سوں کے اوپر بهہ چلا
ادهر کا اودهر جا بجا بهہ چلا

X (۳۴۶) لئے ڈهال سوں بر اپس کو چهپاے (ن)
ایدهر کا اودهر مار کوں سوں چکاے

(۳۴۷) لئے آکے هودے کوں هودوں سے گهیر (ن)
هوا تب هراساں کیا دل دلیر

(۳۴۸) سبهی مغل اوربان کے ڈنڈاں کوں کات (ن)
لگے هودے پر چڑهنے رسیاں کوں کات

(۳۴۹) دوهاتاں سے تلوار بازی کری
مگر کربلا پهر کے تازی کری

---

(۳۴۴) $\frac{ن}{ب}$ تو هر کر لگا جس کے هودے اوپر

(۳۴۶) $\frac{ن}{ج}$ ستے ڈهال هودہ کی ڈنڈیاں کوں کات
لگے جہاں تہاں کهولدے چوکیات

(۳۴۷) $\frac{ن}{ج}$ لئے آکے جودهن نے هودے کو گهیر
رکها جیونا بهت هیا دل دلیر

(۳۴۷) $\frac{ن}{ب}$ ستے ڈهال هودے کی ڈنڈیاں کوں کات
لگے جہاں تہاں کهول رهے چوله هات

(۳۵۰) سو ایسے میں ایک آ کے گولی لگی
وہ گولی نہیں بلکہ ہولی لگی
(۳۵۱) کہا کوی نفر ہے تو پانی پلاو
کہا آبدار ہو تو بیگی بولاو
(۳۵۲) نہ پانی اتھا وہاں ناتیا آبدار
لگیا وو ہیں لڑنے کیتئیں پیاس مار
(۳۵۳) جسے ہات مارے کرے چور چور
جب لگ جیو میں جیو تھاتن پر نور (ن)
(۳۵۴) انکھیاں پرتے لہو چلیا بے شمار
لگیا پونچھتے پونچھتے اپنی رومال کاڑ
(۳۵۵) بوندان لہو کے موں پر پونچھیا تمام (ن)
رہا دیکھنے سو وو سید امام
(۳۵۶) سنو اے عزیزان روشن ضمیر
لگے ایک تن پر سو چھتیس (ن) تیر
(۳۵۷) تھے نو وار نیزے و تلوار کے (ن)
وہم نا کیا کچھ اس آزار کے

---

(۳۵۳) ن/ج جب لگ تن میں جیو تھا وہ تب لگ شعور

(۳۵۵) ن/ج بند ہی منہ یہ جالی لہو کی تمام
رہا دیکھنے سوں وہ سید امام

(۳۵۶) ن/ب چالیس

(۳۵۷) ن/ب اتے وار نیزوں کے تلوار کے

(۳۵۸) فوارے لہو کے او چھلنے لگے
نکل بہار ہودے سوں چلنے لگے
(۳۵۹) اوتھے ایک تن پر ہزاروں کے غول
ہوا مار کے موں جدا سر سوں خول
(۳۶۰) لگیا جب سینے آ کے گولا ندان
نکل روم تن سوں گیا جیوں بوان
(۳۶۱) جگر ٹوٹ لہو ہو کر آیا اوبل
چلے حیف تن پر تے گردن پے ڈھل
(۳۶۲) مغل آچڈ ھے ٹوٹ ہودے اوپر
موئے پر لگے مارنے پھر خنجر
(۳۶۳) دیے ڈال ہودے تلے خان کوں
کہ دل سے پرے لال بے جان کوں (ن)
(۳۶۴) نہ جیو تھا نہ کچھہ روم تھا کچھہ نشان
نہ دم تھا نہ کچھہ نور تھا جیو بجان
(۳۶۵) وو اقبال ناصر کے گھر کا غلام
ہوا چور زخماں سے لہو کے تمام
(۳۶۶) سو بے ہوش ہو کر پڑیا کھیت میں
اوتھا یا سپا ہی افسوس میں
(۳۶۷) تھی تاریخ چھٹی ماہ شوال کی (ن)
بڑی سخت تر نحس جنجال کی

---

(۳۶۳) ن/ج سو اُس کوں بھرے لعل بے جان کوں

(۳۶۷) ن/ج تھی تاریخ نویں جو شوال کی
ہوی شہر میں خبر اس حال کی

(۳۶۸) خبر ہوئی شہر میں سواس حال سوں
لئے مار کر جنت کے اس لال کوں

(۳۶۹) محل میں کیا جا کے کوی یو خبر
کہ تل مل (ن) ہوا آج سارا شہر

(۳۷۰) لئے مار عالم علي خان کوں
سیادت کے مسند کے سلطان کوں

(۳۷۱) لئے مار لشکر آوارا ہوا
امامت کے گھر کا اندھارا ہوا

(۳۷۲) گیا (ن) جگ ستی وو مبارک بدن
علی کے خزانے کا خاصا رتن

(۳۷۳) اوتھی ماں نے افسوس کہا آہ مار
کہی عمر خاں کوں کہ اب کیا بچار

(۳۷۴) زمیں سخت اور آسماں دور ہے
درونا دیکھو جان کل چور ہے

(۳۷۵) لے جانے کی بیگی اوتاولی کئے
لے جاکر دیکھو کیا خرابی کئے

(۳۷۶) ہوا غل بڑا کل محل میں تمام
جو کھانا و پانی ہوا سب حرام

(۳۷۷) کہی ماں نے فرزند میرے نونہال
ہوا دیکھنا مجکوں تیرا محال

---

(۳۶۹) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ تل اوپر ہے

(۳۷۲) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ چھپا

(۳۷۸) کہاں ھے وو فرزند عالم علی
تیرے دوکھہ سوں سرپانوں لگ میں جلی
(۳۷۹) فلک بے مہر نے کیا کیا ستم
گنوایا میری دھکدھکی کا پدم
(۳۸۰) اوجالا میرے جیو کے ایوان کا
ستارا میرے ملک میدان کا
(۳۸۱) میرے زیب زینت کا تھا گل گلاب
تڑا کر کیا سب چمن کوں خراب
(۳۸۲) ھوا عیش آرام میں کیا خلل
عجب جیوتن سوں نجاوے نکل (ن)
(۳۸۳) ھزار آرزو اور ارمان سوں
میں پائی تھی عالم علی خان کوں
(۳۸۴) کہاں او کہاں اوس کی خانی گئی
سگل خاک میں اوس کی جوانی گئی
(۳۸۵) کہوں کیا جو پوچھینگے مجکوں نواب
کہاں ھے وو فرزند مبارک نقاب
(۳۸۶) اپس ھات سوں کیوں گنوائی اوسے
نھنی عمر میں کیوں کٹائی (ن) اوسے
(۳۸۷) منانا کیئے کیوں تم اس بات سوں
گنوائی بہادر میرے ھات سوں

---

(۳۸۲) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ قیا مت لگوں تب رہے گا یہ مثل

(۳۸۶) $\frac{\text{ن}}{\text{ع}}$ کھپا ئی

(۳۸۸) نہ کھاوے نہ پیوے روے زار زار
میرا جیو پیت بن یون ھے بے قرار (ن)

(۳۸۹) پکڑ ھات کو ں میں نکالی تجھے
پھر آکر تو مکھ نہیں دکھایا مجھے

(۳۹۰) کہے تھے فتح پا کے گھر آئینگے
یو صورت نورانی کوں دکھلا ئینگے

(۳۹۱) کہ سہراں روپے بھر کے خیرات کی
خبر کچھ نہ تھی مجکوں اس بات کی

(۳۹۲) کہیں سدہ میں آوے کہیں سدہ گنوائے
نینا ں سے انجھو تھال موتی بہائے

(۳۹۳) ھوے خود کہی تلملا ھانک مار
اے حافظ! اے ناصر! اے پرور دگار

(۳۹۴) پکڑ ھات سونپی تھی یارب تجھے
سبب کیا سو پھر نا دکھایا مجھے

(۳۹۵) تھي امید یہ دل میں دیدار کی
میرے فوج لشکر کے سردار کی

(۳۹۶) پھر اون کی خبراں میں خیرات کی
خبرکچھہ نہ تھي مجھہ کوں اس بات کی

(۳۹۷) ارے کوئي اس غم کی دارو بتاؤ
مجھے اس عزا باں سوں بیگی چھڑاؤ

(۳۹۸) ھو بے ھوش سو بار یک بار بار
انکھیاں تے لہو روے وو زار زار

---

(۳۸۸) ن/ج — مچھی جیوں تڑپتی ھے تیوں بے قرار

(۳۹۹) محل کے جتنے لوگ زیر و زبر
بڑے حیف کھا کھا کے ہو بے خبر

(۴۰۰) تیرے باج پیارے اندھاوا دسے (ن)
خدا باج پیارا نہیں کوئی دسے

(۴۰۱) نہ فریاد کوں کوئی نہ کوئی داد کوں
بہر حال جانا دولت آباد کوں (ن)

(۴۰۲) شہر ملک تھا جس کے فرمان میں
سو وو جا پڑے کوہ و ویران میں

(۴۰۳) ہزاراں سپاھی ہزاراں غلام
کریں آ کے تسلیم ہر صبح شام

(۴۰۴) ہزاراں سوں گھوڑے ہتھی بے شمار
ہزاراں چھڑی دار چیلے ہزار

(۴۰۵) ہزاراں امیراں رھیں نت مدام
چھہ صوبوں میں عزت تھا ازبس تمام

(۴۰۶) نہیں فکر کچھہ مجکوں سنسار کی
تھی امید واری سو دیدار کی

(۴۰۷) گیا لوٹ میں مال اسباب سب
یو قصا نہیں ھے حکایت عجب

---

(۴۰۰) ن/ج کہیں کیوں محل میں اندھارا دسے
خدا باج کوئی نہیں کہیں اب کسے

(۴۰۱) ن/ج گئے ہر طرح دولت آباد کوں

(۴۰۸) نہ تھا زور کس کوں نہ کس کوں مجال (ن)
سکے مار دم اور کرے کچھ سوال

+ ج (۴۰۹) چھڑاوے لے جاپل سوں افلاک پر
ستے پل منے خاک کا خاک پر

+ ج (۴۱۰) تلا رام دیوان کا یتھہ قدیم
اتھا ساتھہ اس حادثے میں خدیم

(۴۱۱) پرندے کوں طاقت نہ پنکھہ مارنے
نہ یارا تھا وھاں کس کوں بچار نے

(۴۱۲) جو بولے بچن سوے دستور تھا
کرم رات دن جن کا مشہور تھا

(۴۱۳) انگے حوض لبریز اور گل بہار
صدر مسندان جا بجا تھار تھار

(۴۱۴) سو ایسا ستم ہو ستم ھاے ھاے (ن)
یو دنیا بھی رستم کوی کیا تیار (؟)

(۴۱۵) کہاں وو نقارے دماسے نشان
کہاں وو عرابا کہاں توپ بان

(۴۱۶) کہاں وو صلابت کہاں وو حکم
کہاں فوج لشکر کہاں وو حشم

(۴۱۷) کہاں ھے وو دولت کہاں ھے وہ مال
عجب قدرتاں ھیں تیری ذوالجلال

---

(۴۰۸) ن/ج نہ تھا کس کوں زھرہ نہ کس کوں مجال (ج)

(۴۱۴) ن — سو دشتا یہ کیا کیا ستم ھاے ھاے
ج — یہ دنیا ھے ایسے کوں کیا کوئی نہ پاے

+ ج (۴۱۸) کہے مل اپس سوں اپن اہل راز
سیادت کا ناحق ڈوبا یا جہاز

+ ج (۴۱۹) نبوت کی انگشتری کا نگین
جگر گوشۂ فاطمہ بالیقین

+ ج (۴۲۰) پڑا گرد لوھو منے لال ھو
گرا ایکلا رن سوں بے حال ھو

+ ج (۴۲۱) ننھی عمر سوں کیوں کھپا یا اُسے
لے جاکر دیکھو دکھہ دکھا یا اسے

+ ج (۴۲۲) نہ آرام دل کوں نہ خاطر قرار
جگر جل دھڑکتا ھے جیسے انگار

+ ج (۴۲۳) جئیے لگ نہ اب کس تیں یاری کریں
یہ غم دل سوں رکھہ بردہ باری کریں

+ ج (۴۲۴) دنیا ھے دغا باز فانی مقام
ھے دل باندھنا اس سوں بالکل حرام

(۴۲۵) جسے پائداری سو نایاب ھے
یو دنیا دیکھو سربسر خواب ھے

(۴۲۶) یو غم جگ منے (ن) آشکارا ھوا
جگر ٹوٹ عالم کا پارا ھوا

(۴۲۷) ھزار آہ و افسوس ھے دوستاں
چھپا حیف دنیا سوں وو نوجوان

(۴۲۸) عجب سیہ عالی نسب خان تھا
فراست کے دفتر میں سلطان تھا

---

(۴۲۶) ن / ج — سوں جب

(۴۲۹) کہاں ڈھونڈنا اب کہو خان کوں
فراست کے موتی و مرجان کوں (ن)

(۴۳۰) قلعۂ میں قلعدار عالی قدر
سیادت کے رکھہ نام اوپر نظر

(۴۳۱) گیا قلعہ میں اور کہا آشکار
میں مومن مسلمان ہوں دین دار

(۴۳۲) تمہاری میری لاج سب ایک ہے (ن)
میرا بول تمنا ستی نیک ہے

(۴۳۳) رفاقت تمہاری ہے جیوکے سنگات
میں جاگیر سوں منصب سے دھویا ہوں ہات

ج (۴۳۴) جو کچھہ ہو تمہارا کرے گا سو ہو
میں بیٹھا ہوں سب بات سے ہات دھو

(۴۳۵) رکھوں دل کوں صاحب تمہیں برقرار
لڑونگا جو چل آئے یک لکھہ سوار

(۴۳۶) جو کچھہ ہو تمہارا سو ہو ئیگا وو
میں بیٹھا ہوں سب سوں ہات دھو

(۴۳۷) دلاسا دیا اور کہلایا سلام
دیا خوب رہنے کوں عالی مقام

---

(۴۲۹) ن/ج رسالت کے موتی پریشان کوں

(۴۳۲) ن/ج تمہاری میری لاج اک لاج ہے
مرا قول تمنا ستی اچ ہے

(۱۴۳۸) مبارک تیرا تاج (ن) تجھہ پر ا چھو
یو ھمت (ن)تیری تجکوں رھبر اچھو
(۱۴۳۹) شجاعت کے زور (ن) میں توں فرد ھے
بہا د ر شجا ع صا حب د ر د ھے
(۱۴۴۰) مراتب میں مرداں کے توں بے نظیر
نبی نت اچھو تجھہ اوپر دستگیر
(۱۴۴۱) جو بولیا بچن سو رکھیا برقرار
اچھوشاہ مرداں کا تجکوں (ن) ادھار
(۱۴۴۲) ووجگ میں نتیجا برا پائیگا (ن)
د نیا سہل ھے نا تو ں ر ہ جا ئیگا

(۱۴۳۸) ن/ج ناذوں

ن/ج نیت

(۱۴۳۹) ن/ج طورے

(۱۴۴۱) ن/ج نس د ن

(۱۴۴۲) ن/ج دو جگ سوں نتیجا برا پاے گا
دنیا سہل ھے نا توں رہ جاے گا

(۴۴۳) ہوا بعد ازاں غل ہندوستان میں
ہوا جنگ بڑا مغل اور خان میں (ن)

(۴۴۴) شہادت کئے خان نے اختیار
کرے مغفرت خان کوں پروردگار

(۴۴۵) ہوی جب خبر جا کے نواب کوں
سیادت کی مسند کے محراب کوں

(۴۴۶) کہ عالم علی سید ہا خبر
کیا عالم معنوی پر سفر

(۴۴۷) سنیا اور ستیا غم کی جا آگ میں
یو عالم علی‌خاں کے ویتاگ (ن) میں

—ج(۴۴۸) کہا کھود تاروں دکھن کی زمیں
یہ کیا بات ہمنا پہ آوے کہیں

(۴۴۹) بحق خداوند کون و مکاں
نہ مغلاں کوں چھوڑوں گا میں‌درامان

(۴۵۰) منگا توپخانہ بڑے تھاب (ن) کا
بنگالا پورب اور پنجاب کا

---

(۴۴۳) ن/ج ہوا جنگ مغل اور میاں خان میں

(۴۴۷) ن/ج بیراگ

(۴۵۰) ن/ج تاب

(۴۵۱) منگائے گو مک (ن) بان سب ھند کے
ولے جا بجا اور سر ھند کے (ن)
(۴۵۲) جزائل شتر نال ہزاراں ہزار
رکھے صاف دھو دھو کر سب ایکبار
(۴۵۳) فلاماں کئے سرخ بانات کے (ن)
زرد اور سبز رنگ کئی ذات کے
(۴۵۴) ہزاراں جوان مرد شمشیر زن
(۴۵۵) ملے آکر بارہ سے سب ہم وطن (ن)
(۴۵۶) لئے سات احشام چو ستھ ہزار (ن)
یک یک کس شجاعت میں سب نامدار (ن)

---

(۴۵۱) ن/— کہک

ن/ب — دلی آگرا شہر ہور سہند کے (ج)

(۴۵۳) ن/— غلاماں کئے سب کوں بانات کے

ج/— سرخ، سبز اور زرد کے بھانت کے

(۴۵۵) ن/ج — ملے آکے بارہ سوں ست دے وطن

(۴۵۶) ن/ب — بست ہزار، یہ تعداد صحیح نہیں پچاس ہزار کی تعداد تاریخوں میں درج ہے

(۴۵۶) ن/ج — آپس تھا شجاعت میں اک نامدار

(۴۵۷) بڑے خاں ستھے خاں اوتھے بول کر (ن)
که یک یک کوں پکڑو ......

(۴۵۸) اوتھے شے اکبر لے لوں کر پکار
که یک یک کوں پکڑونگا در کار زار

(۴۵۹) کہے اے خدا یا مجھے ایکبار
نظاماں ستی اُس اڑا ی کی بہار

(۴۶۰) اوتھے بول اگر ھے مرے تن میں جان
کہ ایکبار سب ھم کوں کرنا اوتھان (ن)

(۴۶۱) بحق خدا وند پرودرگار (ن)
نظام الملک سوں ملا ایکبار

(۴۶۲) اگر میں عدو اپنا پاؤنگا تو (ن)
نکل جاوں جو سامنے ہو

---

(۴۵۷) ن — اوتھے بول اگر ھے میری جان میں جان
ب بڑھکر چھڑ که کنگا کرونگا رواں

(۴۶۰) ن — لگا کر لنکا لگ کروں گا اُدان
ج

(۴۶۱) ن — کہا جذب سوں اے خداوند گار
ب ج
نظاماں سوں مجھکو ملا ایک بار

(۴۶۲) ن — اگر مجھکوں دشمن میرا پاے تو
ب ج نکل جاں یوں سامنے آے تو
(نکل جاویں جو سامنے آئے تو)

(۱۶۶۳) زمین دندنا نے لگی خوف کھا
پڑا دھاک ملک میں ھوا جابجا (ب)

(۱۶۶۴) امیراں و امراو لاکھاں کوں لے (ن)
چلا ھے دکن پر دما سے کوں دے

(۱۶۶۵) چلےھیں دومنزل دکھن کے رھے (ن)
ھوا وو نچہ تقدیر ھک دک رھے

(۱۶۶۶) دغے سے لئے مار نواب کوں
لئے لوٹ سامان و اسباب کوں

(۱۶۶۷) عزیزاں جو کچھہ ھے سو تقدیر ھے
بغیراز رضا کچھہ نہ تدبیر ھے

(۱۶۶۸) یو دنیا دغا باز و مکار ھے
ھو س اب جتانےمیں ایار(عیار)ھے(ن)

(۱۶۶۳) ن/ب پڑا دھاک ملکوں ملک جابجا

(۱۶۶۴) ن/ج امیراں مرا فوج سب ساتھہ لے

(۱۶۶۵) ب/ ھوا اس میں تقدیر کا آکے لکھن
ب چلے تھے دو منزل دکھن کے کدھن
ن/ج ھوا اس میں تقدیر کا ایک فن

(۱۶۶۸) ب/ب ج و ھی بو جتا جو ھوشیار ھے

(۴۶۹) فہم (ن) بے خبر عقل حیران ہے
دیکھو دوستاں ! کیا یو طوفان ہے
(۴۷۰) دنیا کی محبت ہے بالکل خراب
یو دستا ہے پانی اوپر جیوں حباب
(۴۷۱) اگر مال دھن لاکھہ در لاکھہ ہے
سمجھہ دیکھہ آخر وطن خاک ہے (ن)
(۴۷۲) یو جیونا جنم ہے نہ دولت جنم (ن)
اوسے خاک سونا ہے کیا ہے وہم (ن)
(۴۷۳) جسے کچھہ سمجھہ بو جھہ ادراک ہے
دنیا کی آلائش سوں وہ پاک ہے
ـ|ـ (۴۷۴) مرے گا مرے گا رے مرجاے گا
جوکچھہ یہاں کیا ہے سو وہاں پاے گا
ـ|ـ (۴۷۵) اگر بادشاہ ہے وگر ہے فقیر
اجل کے دنداں (ن) میں وہ دونوں اسیر

---

(۴۶۹) ن/ج وھم

(۴۷۱) ن/ب سمجھہ دیکھہ آخرکوں تن خاک ہے

(۴۷۲) ن ختم
ن/ب ارے ج خاک سوتا ہے کیا ہے وھم

(۴۷۵) د/ج پنجوں

-|- (۴۷۶) نه گھر کام آوے نه‌گھر (ن) چار آے
نه ما باپ بھائی نه کوئی یار آے

-|- (۴۷۷) جو آیا هے جگ میں سو مہمان هے
یه‌جیونا سو جیوں پھول هور پان هے

-|- (۴۷۸) خبردار اچھه نہیں تو کھلاے گا
حیاتی کے دم سوں نکل جاے گا

-|- (۴۷۹) کہاں گئے کہاں گئے کہاں هیں بتا
اتھا مال دھن جن کا لا انتہا

-|- (۴۸۰) اتھے شیر شر زے جنو کے غلام
هوا خاک میں دیکھه ان کا مقام

-|- (۴۸۱) کسے دل میں اپنے وو لیاتے نه تھے
منم میں اپس کے وو ماتے * نه تھے

-|- (۴۸۲) سمجھه بوجھه بس گیا مل تیرا حساب
تیرے سار کے کئی پڑے هیں خراب

-|- (۴۸۳) نه دفتر میں چھرا نه گھرکوں تھکان
کیا فلک کرے گا تو اب ویران

-|- (۴۸۴) نه گھر کام آوے نه فرزند رهے
نه ما باپ آوے نه دلبند رهے

-|- (۴۸۵) هزارهور سوتیس‌تھےسنه ۱۱۳۲ داوپر
محمد کی هجرت کوں سن کان دھر

---

(۴۷۶) ن/ج کھر

(۴۸۱) * مانا بمعنی سما نا

+ (۴۸۶) پر ایا چاند ربیع الاول کا آیا نظر
هوا آخرت کا یو حکایت خبر

+ (۴۸۷) اتھا دن عزیزاں جمعرات کا
هوا شہر وا ختم اس بات کا

+ (۴۸۸) اگر کوئی پوچھے یہ تجکوں حساب
سمجھہ کر اسے بات کا دے جواب

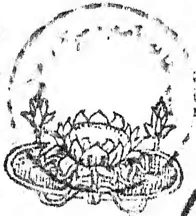
+ (۴۸۹) محمد نبی پر درود هور سلا م
جتے ان کے اصحاب پر تا مدام

(۴۹۰) نہ هے دل کوں راحت نہ خاطر کوں چین(ن)
کہا هے یو قصہ غظنفر حسین

X (۴۹۱) یو دنیا مدت تک چلی جاے گی
سفیدی پو سیاهی سو رہ جاے گی

---

(۴۹۰) ن قصہ یو کہا هے غظنفر حسین
ب نہ راحت هے دل کوں نہیں جیوکوں چین





سائنس

انجمن ترقی اُردو کا سہ ماہی رسالہ

جس کا مقصد یہ ہے کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اُردو دانوں میں مقبول کیا جائے، دنیا میں سائنس کے متعلق جو نئی بحثیں یا ایجادیں اور اختراعیں ہو رہی ہیں یا جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہونگے، ان کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جائے۔ ان تمام مسائل کو حتی الامکان صاف اور سلیس زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے اُردو زبان کی ترقی اور اہل وطن کے خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہے —

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کے سائنس دانوں کے علاوہ یورپ کے فضلا نے بھی اس رسالے میں مضمون لکھنا منظور فرمایا ہے۔ اس رسالے میں متعدد بلاک بھی شائع ہوا کرتے ہیں۔
سالانہ چندہ آٹھ روپے سکۂ انگریزی (نو روپے چار آنے سکۂ عثمانیہ)۔

اُمید ہے کہ اُردو زبان کے بہی خواہ اور علم کے شائق اس کی سرپرستی فرمائیں گے —

المشتہر

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

اردو

انجمن ترقیء اُردو اورنگ آباد دکن کا سہ ماہی رسالہ ہے جس میں ادب اور زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہے - اس کے تنقیدی اور محققانہ مضامین خاص امتیاز رکھتے ہیں - اُردو میں جو نئی کتابیں شائع ہوتی ہیں اُن پر تبصرے اس رسالہ کی ایک خصوصیت ہے —

یہ رسالہ سہ ماہی ہے اور ہر سال جنوری ' اپریل ' جولائی ' اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہے رسالہ کا حجم ڈیڑھ سو صفحے ہوتا ہے اور اکثر اس سے زیادہ —

قیمت سالانہ محصول ڈاک وغیرہ ملا کر سات روپے سکۂ انگریزی [آٹھ روپے سکۂ عثمانیہ]

المشتہر : انجمن ترقیء اردو اورنگ آباد - دکن

نرخ نامۂ اجرت اشتہارات

برائے رسالہ اردو و رسالہ سائنس

کالم	ایک بار کے لئے	چار بار کے لئے
دو کالم یعنے پورا ایک صفحہ	۱۰ روپے سکۂ انگریزی	۴۰ روپے سکۂ انگریزی
ایک کالم (آدھا صفحہ)	۵ روپے سکۂ انگریزی	۲۰ روپے سکۂ انگریزی
نصف کالم (چوتھائی صفحہ)	۲ روپے ۸ آنے سکۂ انگریزی	۱۰ روپے سکۂ انگریزی

رسالے کے جس صفحے پر اشتہار شائع ہوگا وہ اشتہار دینے والوں کی خدمت میں نمونہ کے لئے بھیج دیا جائے گا - پورا رسالہ لینا چاہیں تو اس کی قیمت بحساب ایک روپیہ بارہ آنے سکۂ انگریزی فی رسالہ اس کے علاوہ لی جائے گی —

المشتہر : انجمن ترقیء اردو - اورنگ آباد دکن